الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

بیادگار

اعلیٰحضرت امیر ملت الحاج پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری

ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

نگران اعلیٰ: حضرت مولانا صاحبزادہ پیر سید افضل حسین شاہ صاحب

December 1982
January 1983

ایڈیٹر

حضرت مولانا غلام رسول گوہر نقشبندی جماعتی

اسسٹنٹ ایڈیٹر — فیاض احمد گوہر



انوار الصوفیہ رسائل پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری
نے انجمن خدام الصوفیہ کے زیر اہتمام 1905 کو شروع کروایا تھا
رسالہ انوار الصوفیہ کی 68 جلدیں مہیا کرنے پر
میں جناب محمد محمود صاحب کو مشکور ہوں
جن کی لسٹ مندرجہ بالا ہے (بختیار حسین جماعتی)

1 1960 October
2 1961 July
3 1961 December
4 1962 Feb
5 1962 May
6 1962 October
7 1963 January
8 1963 June
9 1963 September
10 1964 Feb
11 1964 March
12 1965 January
13 1965 May
14 1965 July
15 1966 June
16 1969 Feb
17 1969 December
18 1970 December
19 1971 Feb
20 1971 November
21 1972 May
22 1972 December
23 1973 March
24 1973 March
25 1973 December
26 1975 March
27 1978 Feb
28 1980 July
29 1981 July
30 1982 Feb
31 1982 July
32 1984 April
33 1959 Agust Rizwan
34 1965 March Hanfi
35 1967 April May
36 1968 October November
37 1969 agust
38 1969 March April
39 1970 May June
40 1971 Agust
41 1971 Janu Feb
42 1973 Agust
43 1973 Aril
44 1974 Agust September
45 1975 December
46 1976 March April
47 1979 June july
48 1980 Dec 1981 Janu
49 1980 October NOvember
50 1981 Jantaree
51 1982 1983 Dec Jan
52 1982 March April
53 1982 May June
54 1983 Feb March
55 1983 May June
56 1983 Nov Decemb
57 1984 Jan Feb
58 1984 October Jantare
59 Aaena Khalq e Muhamadi
60 Majmua Hazar Masla



نعت

ہو روضۂ رسولؐ اگر میرے سامنے
سمجھوں کہ ہے بہشت نظر میرے سامنے

اے عشق باندھ رختِ سفر میرے سامنے
طیبہ میں ہوگا تیرا گزر میرے سامنے

جب تھا شہِ اممؐ کا نگر میرے سامنے
تھا اک جہانِ کیف اثر میرے سامنے

یارب جبینِ شوق کے سجدے قبول ہوں
دائم رہے حضورؐ کا دَر میرے سامنے

یادِ نبیؐ میں اشکِ فروزاں نصیب ہیں
لاکھوں پڑے ہیں لعل و گہر میرے سامنے

میری نظر میں ذرّے ہیں راہِ رسولؐ کے
صَلِّ عَلیٰ یہ شمس و قمر میرے سامنے

پڑھ کر درودِ پاک جو مانگی گئی دعا
بخشا گیا دعا کو اثر میرے سامنے

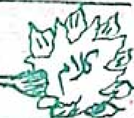
شاید بلا رہی ہے مجھے منزلِ حبیبؐ
رہتی ہے ان کی راہ گزر میرے سامنے

مطرب! سنا مجھے بھی کوئی نغمہ نعت کا
دے گا سُرور میرا ہنر میرے سامنے

ہائے وہ دن جو گزرے ہیں شہرِ جمال میں
ان کا حرم تھا شام و سحر میرے سامنے

چل کر درِ نبیؐ پہ یہ نذرانہ پیش کر!!
آنسو بہا نہ دیدۂ تر میرے سامنے

مظہر! میں شاہِ طیبہؐ کے در کا فقیر ہوں
اہلِ دول کی بات نہ کر میرے سامنے



حافظ مظہر الدینؒ

بامدادِ رُوحانی حضرت مولانا سراج الملّت پیر سیّد محمد حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالطافِ رُوحانی حضرت مولانا الحاج شمس الملّت پیر سیّد نور حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
باستمدادِ رُوحانی حضرت مولانا جوہر الملّت پیر سیّد اختر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
بالتفاتِ کریمانہ حضرت مولانا معین الملّت پیر سیّد حیدر حسین شاہ صاحب مدظلہ؛!
بظلِّ حمایت مولانا الحاج پیر سیّد نذر حسین شاہ صاحب علی پوری مدظلہ العالی ـــــ!



جلد ۷۲ شمارہ ۱۲-۱۳ بابت ماہ [redacted]

JAN 1983 DEC 1982

ایڈیٹر
مولانا غلام رسول گوہر

اسسٹنٹ ایڈیٹر ـــــ فیاض احمد گوہر

دائرے میں سُرخ نشان آپ کا چندہ ختم ہونے کی علامت ہے ـــــ!
گوہر

چندہ:

سالانہ	۲۰ روپے
ششماہی	۱۰ ؍؍
فی شمارہ	۲ ؍؍

ایڈیٹر و پبلشر: غلام رسول گوہر ● مطبع: لاہور آرٹ پریس انارکلی لاہور ● مقام اشاعت: کوٹ عثمان خان قصور ● کاتب: سید قمر الحسن ضیغم

نعت شریف

باغِ دل میں میرے طیبہ سے بہار آئی ہے — ان کے قربان یہ سب ان کی مسیحائی ہے

آپؐ آئے تو میری جان میں جان آئی ہے — اپنی تو حشر کے میدان میں بن آئی ہے

ان کے گیسوئے مبارک کی ہیں دو ولِ کس سے مثال — ان کی تو خاکِ قدم میں بھی مسیحائی ہے

دیکھ لیتے ہیں سرِ عرشِ بریں تیرے غلام — کون جانے کہ کہاں تک تیری بینائی ہے

ضعف جب طاری ہوا تقام لیا حضرتؐ نے — ہم ضعیفوں کی ضعیفی میں تو بن آئی ہے

توڑ دیتے ہیں درِ خیبر و ایران کے تاج — جن کے بازو کو عطا تیری توانائی ہے

فرش و عرش، یہ انجم، یہ جہاں، لوح و قلم — سب میں محبوبِ دو عالم کی زیبائی ہے

انبیاء ساروں میں ہیں آپؐ کے جلوے موجود — آپؐ سے نور لیا تو یہ بہار آئی ہے

ہیں میری روح کے نغمات درود اور سلام — سن کے نغماتِ حسیں چین کی نیند آئی ہے

بعدِ مظہرؒ یہ ہوا حکم کہ نعتیں لکھو — تھی دعا باپؒ کی آقا کی پذیرائی ہے

ہو گیا اشہبِ افکارِ اویس اور بھی تیز
سن لیا نعت یہ آقا کو پسند آئی ہے

میاں محمد اویس مظہری

مجدّدِ ملّت

پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری قدس سرہٗ

تحریر ——— مدیر مسئول گوہر جماعتی

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین حضرت امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ قدس سرہٗ العزیز ولایت اور قرب حق کی دنیا میں ماضی قریب میں ایسی باکمال شخصیت کے مالک ہوئے ہیں۔ جن کا مقام اولیاء اللہ کے زمرہ میں ارفع اور بہت بلند ہے۔ آپ دین و توحید کے قابل قدر منادا ور مبلغ تھے۔ قرآن پاک کے حافظ اور درس نظامی کے مطابق علوم متداولہ کے عالم تھے۔ حفظ قرآن اور فہم حدیث میں آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ کے ہم عصر علما آپ کی علمی لیاقت و قابلیت کے بالخصوص علم حدیث کی مہارت میں آپ کے مداح تھے۔ عربی زبان میں اہل عرب کے ساتھ اس روانی سے گفتگو کرتے تھے کہ گویا آپ کی مادری زبان ہے۔

آپ حق گوئی میں کوئی ہچکچاہٹ اور جھجک جائز نہیں سمجھتے تھے۔ لوگوں کی اصلاح احوال میں آپ بہت کوشش کرتے تھے۔ لیکن عقیدت مندوں سے خلاف سنت یا خلاف شریعت کام پسند نہیں کرتے تھے۔ آپ کا ہر عمل سنت کے عین مطابق ہوتا تھا گویا آپ سنت رسول کی جیتی جاگتی تصویر تھے۔ یہاں تک کہ ساری عمر آپ باجماعت نماز ادا فرماتے رہے۔

آپ نے آخری وقت بھی عشاء کی نماز باجماعت ادا فرمائی اور پھر روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ آپ شب بیدار اور تہجد گزار تھے۔ مہمان نوازی اور کرامت و سخاوت میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ آپ کے دریائے فیض سے لاکھوں فیضیاب ہوئے۔ سینکڑوں دینی مدارس اور فلاحی ادارے آپ کی توجہ اور مالی امداد سے چلتے تھے۔ علماء اور اہل صلاح کے قدردان تھے۔ آپ کے لنگر سے صبح و شام سینکڑوں مسافر کھانا کھاتے تھے۔ کوئی سائل آپ کے در سے محروم نہیں جاتا تھا۔ آپ کی صورت و سیرت کے امتزاج میں وہ جذب و کشش تھا کہ جو آپ کو دیکھتا وہ ہمیشہ کے لئے آپ کا شیدائی اور غلام ہو کر رہ جاتا۔ آپ نے سونے کے لئے کبھی چارپائی پسند نہیں فرمائی۔ ہمیشہ آپ زمین پر سوتے رہے۔ عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب اور فجر کی نماز کے بعد طلوع شمس تک یاد حق میں رہتے کسی سے کلام نہ کرتے۔ مساجد تعمیر کرانے کا آپ کو بہت شوق تھا۔ علی پور شریف میں آپ نے بہت سی مساجد تعمیر فرمائیں۔ سب سے زیادہ مشہور جامع مسجد نور ہے جو ساری سنگ مرمر سے تعمیر ہوئی

نہ ہے اور فنِ تعمیر کا عجوبہ شاہکار ہے۔ آپ ہمیشہ ریل پر سفر کرتے تھے اس سواری کو پسند فرماتے تھے۔

آپ کی مجلس اہلِ علم و فضل کی مجلس ہوتی تھی اور اہل علم و فضل کے شان کے مطابق ان کی قدر کرتے تھے۔ اور ہدایا تحائف اور انعام سے نوازتے تھے۔ سبز چائے اور قہوہ کا اکثر استعمال کرتے تھے۔ نسوار کا بھی استعمال کرتے تھے اس کا استعمال دواءً یا اتباعِ شیخ میں تھا۔ آپ مجلس میں کسی کی طرف پاؤں دراز نہیں کرتے تھے۔ آپ کے لاکھوں مرید ہیں جو مختلف بلاد میں لوگوں کے اصلاحِ احوال میں مصروف ہیں۔

طلبا مدرسہ پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ اور کبھی کبھی حماسہ اور متنبی کے کئی اشعار پڑھ کر ان میں امتحان بھی لیتے تھے اور طلبا کو صاف ستھرا رہنے کی تاکید فرماتے۔ اگر دیکھتے کہ کمروں میں کوڑا کرکٹ ہے تو بہت تنبیہ فرماتے اور فرماتے تھے کہ صفائی کو تو کتا بھی پسند کرتا ہے، وہ جہاں بیٹھتا ہے اپنی دم سے جگہ کو صاف کرتا ہے اور پھر بیٹھتا ہے۔

سلام کہنے میں سبقت فرماتے تھے اور جن سے مصافحہ فرماتے اس کا ہاتھ مضبوط پکڑتے، جب تک مصافحہ کرنے والا ہاتھ نہ چھڑاتا آپ خود نہیں چھوڑتے تھے زمین پر زور زور سے پاؤں مار کر اور گردن اکڑا کر نہیں چلتے تھے۔ کیونکہ یہ متکبرین کی عادت ہے۔ سر کو جھکا کر نرم رفتاری کے ساتھ عباد اللہ کی شان کے مطابق چلتے تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی میں دنیا کو کبھی دین پر ترجیح نہیں دی۔ آپ نے زندگی کے تمام لمحات کو دین کے لئے وقف کیا ہوا تھا۔ آپ سیاسی آدمی یا لیڈر نہیں تھے۔ آپ مجددِ وقت اور اپنے زمانہ کے غوث اور اللہ تعالٰے کے برگزیدہ بندے تھے اور دین میں لوگوں کے رہنما اور پیر تھے بزرگانِ دین کے لئے دین کی خوبیاں اور کمالات باعث تعریف ہو سکتے ہیں۔ سیاست اور دنیا کی منفعت سے یہ نفوسِ قدسیہ متنفر ہوتے ہیں اور دنیا کے اعتبار سے قوم و ملت کی خدمت کرنا یا کسی سیاست میں کوئی نمایاں کام کرنا کسی دینی مصلحت کی بناء پر یا کفر کے مقابلہ میں، قضیۂ اتفاقیہ ہے ورنہ ان کی ہمت دنیاداروں اور اس کی سیاست اور ملک و ملت کی دنیا سوارنے سے بہت بلند ہوتی ہے، دنیا بندگانِ خدا کے دروازے پر ادنٰی کنیز کے روپ میں آتی ہے، یہ حضرات دنیا کے پیچھے نہیں پڑتے۔ اور نہ اس کو پسند کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک، دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے۔ دنیا کی سیاست اور اس کے حصول میں سرگرم ہونا اور لیڈر ہونا ان کی عظمتِ شان کے خلاف ہے۔

حدیثِ قدسی ہے کہ اللہ تعالٰے نے فرمایا:

" اے ابنِ آدم جس طرح تم اپنے بیمار
کا پانی سے پرہیز کرواتے ہو اسی طرح
میں اپنے ولیوں کا دنیا سے پرہیز کرواتا ہوں "!

حضرت امیر ملت رضی اللہ عنہ کا مذہب اور مسلک یہی تھا۔ آپ کو سیاست دانوں اور لیڈروں کی صف میں کھڑا کرنا اور یہ بتانا کہ آپ نے دنیا کا فلاں کام کیا

اور فلاں کام کیا یہ آپ کی تعریف نہیں بلکہ آپ کی توہین ہے۔ ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ اللہ کے مقبول اور برگزیدہ بندے تھے، آپ کی عزت و کرامت کا صدقہ اللہ نے مسلمانوں کی ڈوبتی ناؤ کو ساحل پہ لگایا۔ اس لئے کہ حدیث میں آتا ہے اگر ذکر کرنے والے نفوسِ قدسیہ نہ ہوتے تو دنیا تباہ ہو جاتی۔ اگر دعائیں سُنی جاتی ہیں حاجتیں پوری ہوتی ہیں تو اولیاء اللہ کی عبادت اور ان کے کثرتِ ذکر کا صدقہ۔

یہ بالکل درست ہے کہ آپ نے پاکستان بنایا لیکن اس کی صورت یہ نہیں جس کو اہل دنیا یا آپ کے مراتب سے ناآشنا لوگ سمجھتے ہیں۔ آپ نے قائداعظم کی اپنی توجہ باطنی اور روحانیت سے اور دعاؤں سے مدد کی، بایں نیت کے اسلام اور کفر کا مقابلہ تھا۔ مسلم لیگ کو جو کامیابی نصیب ہوئی تو آپ کے اس فرمان سے ہوئی کہ جو مسلمان ہے وہ مسلم لیگ میں شامل ہو۔ آپ کے اس اعلان پر مسلمان جوق در جوق مسلم لیگ میں شامل ہوئے اور مسلم لیگ بہت بڑی طاقت کا نام بن گیا۔ یہ کام بھی آپ نے لیڈر بن کر نہیں بلکہ مردِ مومن بن کر کیا۔ آپ یہ چاہتے تھے کہ پاکستان بن جائے گا تو اسلام کا سکہ چلے گا اور ہمارے جمعے اور ہماری عید یں درست ہو جائیں گی، ہمارا امیر ہوگا جو منبر پہ تشریف لاکر خطبہ پڑھے گا اور جمعہ کی نماز پڑھائے گا۔ آپ نے ملک اور قوم کے لئے جو کارہائے نمایاں کئے، دنیا کے لئے نہیں بلکہ دین اور آخرت کے لئے سب

کو معلوم ہے کہ آپ نے ہدیۃً قائداعظم کو قرآن اور مصلیٰ اور تسبیح ارسال کی تھی، یہ کیا تھا یہ نظام مصطفیٰ تھا، جو قائداعظم علیہ الرحمۃ کو دیا کہ وہ نماز اور ذکر الٰہی سے اللہ کا نام لے کر نافذ کریں۔ خود پنجگانہ نماز ادا کریں۔ قرآن کی نہ صرف تلاوت بلکہ اس کے خدائی قانون کو نافذ کریں اور تسبیح پر ذکر خدا کریں۔ اس طرح سارے ملک میں نظام مصطفیٰ خود بخود رائج ہو جائے گا، مگر افسوس ایسا نہیں ہوا۔

حدیث میں آیا ہے آدمی کے پہلو میں گوشت کا ایک ٹکڑا ہے اگر وہ درست ہو تو سارا جسم درست ہوتا ہے، اور اگر وہ فاسد ہو تو سارا جسم فاسد ہوتا ہے۔

خبردار! وہ دل ہے، صدر یا بادشاہ یا قائد، ملک و ملت کے لئے بمنزلہ دل کے ہے۔ اگر وہ نظام مصطفیٰ کا مظہر اور آئینہ ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ قوم نظام مصطفیٰ کے تابع نہ ہو۔ اب بھی اگر اسلام کو اوپر سے نہیں یعنی معاملات سے نہیں بلکہ دین اور عبادت سے نافذ کیا جائے کہ صدر سے لے کر ہر ادنیٰ مسلمان کے لئے داڑھی کا رکھنا اور نماز کا پڑھنا لازم قرار دیا جائے تو یہی نظام مصطفیٰ ہے، مگر آج کانفرنس کرنے کا اور بزرگوں کی خدمات اور ان کے سیاسی کارہائے نمایاں کے ذکر کرنے کا تو بہت شوق ہے مگر یہ نہیں سوچا جاتا کہ بزرگوں کا کانفرنس سے کیا رابطہ اور کیا جوڑ ہے اور پھر ان کا دنیا سے اور دنیا کا ان سے کیا رشتہ؟ وہ تو دین اور آخرت کی

رہنمائی کیلئے ہیں آج لیڈروں کا بہت چرچا ہے ذرائع ابلاغ ان کی مدح اور تعریف میں مصروف ہیں۔ اخبارات میں کالموں کے کالم ان کے ذکر کے لئے لکھے جاتے ہیں۔ ان کا یوم وصال بڑی دھوم دھام سے منایا جاتا ہے، اور تعطیلات منائی جاتی ہیں، اخبارات ان کے لئے خاص نمبر شائع کرتے ہیں، طرفہ یہ کہ گانے والوں رقص کرنے والوں کا اگر وہ مرجائیں تو اخبارات کے صفحات ان کے ذکر خیر کے لئے وقف ہوجاتے ہیں اور ریڈیو ٹیلی ویژن ان کی مدح سرائی میں رات دن چیختے رہتے ہیں اور ان کے جنازہ میں عمائدین شہر تک شرکت کرتے ہیں اور جو رب تعالے کے مقرب اور محبوب بندے ہیں جن کے دم قدم سے نہ پاکستان بلکہ ساری دنیا قائم ہے، وہ فوت ہوجائیں تو اخبار میں ان کی چند سطروں کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں اور بس۔ یہ بھی عرض کردوں گا کہ اولیاء اللہ کی دینی خدمات کو بیان کرنے کے لئے اور ان کی ارواح طیبہ کو ایصال ثواب کے لئے جو اجتماع ہوتا ہے اس کا نام عرس ہے اور یہی لفظ یا نام ان کے شان کے شایان ہے۔ کانفرنس کا خدا جانے کیا مطلب ہے مگر اتنا کہوں گا کہ یہ ان کے نام کے ساتھ زیب نہیں دیتا۔ بہت کچھ لکھ گیا ہوں، میرے کئی کرم فرما اور قابل عزت حضرات اس پر چیں بجبیں ضرور ہوں گے، جلد ہوں گے تو ہوتے رہیں۔ بات جو میں نے لکھی ہے حق ہے۔ ہمارے امیر ملت کا نمایاں کردار حق گوئی و بے باکی تھا۔ حق گوئی میں آپ کسی کی رعایت نہ کرتے تھے اور نہ ڈرتے تھے۔ اگر آپ کی پاکیزہ اور نورانی زندگی سے کوئی آگاہ ہونا چاہے تو وہ سیرت امیر ملت، تذکرہ امیر ملت، ملفوظات امیر ملت اور یاران طریقت اور مزورات شیخ کا بنظر غائر مطالعہ کرے۔

بیگم سعیدہ المشرقی کا بیان

کالعدم خاکسار تحریک کی سربراہ بیگم صاحبہ سعیدہ علامہ المشرقی نے ایک بیان میں حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب کی برسی کے موقع پر اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ کی بے حسی اور اجتنابی رویہ پر شدید غم وغصے کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پیر صاحب عوام کے علاوہ غیر ملکی اقوام کی نگاہ میں بھی عزت و احترام سے دیکھے جاتے تھے اور ان کا رتبہ اور تحریک آزادی میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ ایسے عظیم رہنما کے ساتھ اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ کا یہ سلوک انتہائی قابل مذمت ہے جبکہ اخبارات و دیگر ذرائع ابلاغ فلمی ایکٹروں ایکٹریسوں اور غیر معروف ہستیوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔

قائد خاکسار تحریک بیگم صاحبہ نے کہا کہ پیر سید جماعت علی شاہ کی تعلیمات پیغام اور ان کا بلند کردار عوام کے لئے نشان راہ ہے۔ اخبارات کو ایسی بے حسی کا مظاہرہ کرنے کی بجائے انہیں اجاگر کرکے نئی نسل کو ان کی خدمات اور تعلیمات سے آگاہ کرتے رہنا چاہیئے تاکہ وہ ان سے استفادہ حاصل کرکے نیکی اور بھلائی کی راہ پر گامزن ہوں اور ایسی عظیم الشان پاکیزہ اور باعمل ہستیوں کی تعلیمات سے وقتاً فوقتاً نوجوان نسل کو آگاہ کرتے رہنا چاہیئے ——— (روزنامہ جنگ ۲۹ نومبر ۱۹۸۲ء) ———

ارشاداتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہ بتاؤ افضل عمل کونسا ہے جو اللہ کو محبوب ہے کسی نے نماز اور کسی نے زکوٰۃ اور کسی نے جہاد فی سبیل اللہ بتایا آپ نے فرمایا افضل عمل جو اللہ کو بہت محبوب ہے اللہ کے لئے محبت کرنا اور اللہ کے لئے بغض رکھنا ہے۔ (مشکوٰۃ)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بندہ کسی بندے سے صرف اللہ ہی کے لئے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام کرتا ہے

اسماء بنت یزید فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ اللہ کے محبوب بندوں کی نشانی کیا ہے! سب نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ کے نیک بندوں کی نشانی یہ ہے کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ یاد آئے۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دو بندے آپس میں ایک دوسرے سے اللہ کے لئے محبت کرتے ہیں فرض کرو کہ ان میں سے ایک مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں ہے: اللہ تعالیٰ ان دونوں کو قیامت کے دن جمع کریگا اور بتلائے گا کہ یہ وہ ہے جس سے تو میرے لئے محبت کرتا تھا۔

ابورزین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابارزین میں تمہیں دین کی جڑ سے آگاہ کرتا ہوں، اگر تو اس پر عمل کرے گا تو تجھ کو دین و دنیا کی سعادتیں حاصل ہوں گی اور وہ یہ ہے کہ تو اہلِ ذکر کی مجلس کو لازم پکڑ اور جب تو تنہا ہو تو اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں حرکت دے اور اللہ ہی کے لئے محبت کر اور اللہ ہی کے لئے بغض رکھ۔ اے ابارزین کیا تو جانتا نہیں کہ جب کوئی بندہ اپنے مسلمان بھائی کی زیارت کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو ستر ہزار فرشتے اس کو رخصت کرتے ہیں اور اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ "اے رب اس نے اپنے فلاں بھائی کو تیرے لئے اپنے ساتھ ملایا ہے۔ تو اس کو اپنے ساتھ ملا۔ اے ابارزین اگر تم سے یہ کام ہوسکتا ہے تو کر۔



جمیع قارئین رسالہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ جس کے رسالہ میں پہلے صفحہ پر دائرہ میں سرخ نشان ہو وہ فوراً سالانہ چندہ ارسال فرمادیں۔ اس لئے کہ یہ چندہ ختم ہونیکی علامت ہے۔

ارشاداتِ سلطان المشائخ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے فرمایا: جو کوئی چار چیزوں کا پابند ہوگا وہ کبھی محتاج نہ ہوگا:-
صبح کے طلوع سے پہلے اٹھنا: وقت سے پہلے وضو کرنا: اذان سے پہلے مسجد میں آنا: وتر کی نماز پڑھ کر خاموش رہنا۔

۲۔ آپ نے فرمایا: اذان کے بعد جو کام دنیا کا ہوگا وہ شیطان کا کام ہے یعنی اس سے شیطان راضی ہوتا ہے اذان کے بعد صرف نماز کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔

۳۔ آپ نے فرمایا: تانبے پیتل کے برتن سے وضو کرنا اچھا نہیں۔ اس لئے کہ ملائکہ کو ان برتنوں کی بو سے سخت نفرت ہے

۴۔ فرمایا: سردیوں کے موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کرنا ثواب میں ایک سال کی غزا کے برابر ہے۔

۵۔ فرمایا: وضو سے فارغ ہو کر اعضاء کو کپڑے سے خشک کرنا بہت اچھا ہے۔

۶۔ فرمایا: جب جوتا پاؤں میں ڈالو تو دائیں جانب سے شروع کرو اور جب اتارو تو بائیں جانب سے اتارو۔

۷۔ فرمایا: جب شانہ کرو تو پہلے ابروؤں پر کرو۔ جو کوئی ایسا کرے گا وہ وبا میں مبتلا نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مونچھوں پر شانہ کرنا چاہیئے۔ جو کوئی شانہ کرنے کے وقت ہمیشہ سورہ الم نشرح پڑھے اس پر روزی تنگ نہ ہوگی۔

۸۔ فرمایا: جب تک آدمی وضو سے ہوگا اس کے نزدیک کوئی آفت نہیں آئیگی۔

۹۔ فرمایا: بہتر ہے کہ ناخن جمعرات کو اتروا لئے جائیں۔

۱۰۔ فرمایا: رزق کی تنگی دور کرنے کے لئے ہر جمعہ کو رات کے وقت سورہ جمعہ پڑھنی چاہیئے۔

۱۱۔ فرمایا: رنج و غم دور کرنے کے لئے ہر روز یہ آیت سات بار پڑھنی چاہیئے:-

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ فِیْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِیْنَ لِیَزْدَادُوْٓا اِیْمَانًا مَّعَ اِیْمَانِهِمْ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَكِیْمًا

یادگارِ امیرِ ملت علی پوری قدس سرہٗ

ماہنامہ انوارُ الصُّوفیہ قصور

یہ رسالہ حضرت امیر ملت علی پوری قدس سرہٗ العزیز نے علماء و مشائخ سے مشورہ کر کے طریقت اور تصوف کے باغ کی آبیاری کرنے کے لئے ۱۹۰۶ء میں جاری فرمایا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے جس نے فقیر کو خوش کرنا ہے وہ رسالہ انوار الصوفیہ خرید ے اور پڑھے اور جو اَن پڑھ ہے وہ کسی سے پڑھ کر سُنے۔ شروع میں حضرت امیر ملت بہت تعداد میں خود اپنی جیب سے چھپوا کر یارانِ طریقت میں مفت تقسیم فرماتے تھے۔ پھر ایک عرصہ کے بعد آپ نے فرمایا کہ مخیر اور ذی ثروت یار ہر ماہ باری باری اس کو چھپوائیں اور مفت تقسیم کریں۔ کئی سالوں تک ایسا ہوتا رہا۔ اس کے بعد یہ رسالہ معمولی چندہ کے ساتھ شائع ہوتا رہا۔ اب یارانِ طریقت چند احباب کے سوا اس سے تعاون نہیں کرتے۔ اس مہنگائی کے زمانہ میں اس کے اخراجات پورے نہیں ہو سکتے۔ چند سو تک اس کی اشاعت محدود ہے۔ اسی لئے اس کی اشاعت میں صفحات کی کمی کی اور بے قاعدگی رونما ہو رہی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی ماہ یہ رسالہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے۔ یہ رسالہ حضرت امیر ملت کی یادگار ہے اس کو ہر قیمت پہ زندہ رکھنا ہر اس شخص کا فرض ہے جو حضرت امیر ملت کا پروانہ ہے۔ میں ان چند سطور کے واسطے سے پیرانِ علی پور شریف سے اور جمیع یارانِ طریقت کی خدمت میں گزارش کروں گا کہ وہ رسالہ کی امداد کی طرف دستِ تعاون دراز کریں اور اس ادارہ کی بھرپور مدد کریں

جو حضرات امداد کی رقوم ارسال کریں وہ حضرت مولانا پیر سید افضل حسین شاہ صاحب سجادہ نشین مدظلہم العالی نگرانِ اعلیٰ انوار الصوفیہ علی پور سیداں کے پتہ پر روانہ کریں۔

دُعا ہے اللہ توفیق دے اور حضرت امیر ملت کی یہ یادگار قائم رہے۔

صاحبزادہ جاوید اقبال قادری
تاندلیانوالہ

فرمانِ محمدؐ

کیا عزّت و تکریم ہے کیا شانِ محمدؐ
خلاقِ دو عالم ہے ثنا خوانِ محمدؐ

ہمیں دونوں جہانوں کیلئے رحمتِ عالم
وہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ

بد ہوں کہ نکوکار سما جاتے ہیں اس میں
اللہ رے یہ وسعتِ دامانِ محمدؐ

جچتی نہیں نظروں میں کوئی شوکتِ شاہی
کچھ کم نہیں شاہوں سے غلامانِ محمدؐ

طاعت جو محمدؐ کی ہے طاعت ہے خدا کی
اللہ کا فرمان ہے فرمانِ محمدؐ

شبیّر کہ شبّر ہوں محبّت کے ہیں لائق
اک نور ہے آنکھوں کا تو اک جانِ محمدؐ

جاوید مجھے اتنی تو قدرت ہو میسّر
ہوں شعر مری نعت کے شایانِ محمدؐ

تحریر : مولانا غلام رسول گوہر

اطاعتِ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم

من یطع اللہ و الرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیہم
من النبیّن و الصدیقین و الشہداء و الصالحین و
حسن اولٰئک رفیقاً

جو لوگ اللہ اور رسول کی فرماں برداری کرتے ہیں۔ پس وہ لوگ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے۔ جن پر نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحین سے اللہ نے اپنی خوشنودی کا انعام کیا ہے۔

اس آئیہ کریمہ کا شانِ نزول یہ ہے کہ سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے کمزور اور دبلا پتلا ہونے کی وجہ پوچھی۔ اس نے کہا امراض ظاہری سے تو مجھے کوئی شکایت نہیں۔ مگر ذہنی طور پر میں ہر وقت سوچتا رہتا ہوں کہ یہ معلوم نہیں کہ قیامت کے دن آپکی رفاقت ہوگی یا نہیں۔ جبکہ دنیا میں یہ حال ہے کہ اگر ایک ساعت آپ سے جدا ہوں تو بیتاب ہو جاتا ہوں۔ لیکن یہاں تو آپ کو دیکھکر بے تابی دور ہو جاتی ہے۔ اگر وہاں آپ کا دیدار فرحت آثار نصیب نہ ہوا تو یا رسول اللہ میں کیا کرونگا پس مجھ کو اس سوچ ہی نے ہلکان کر دیا ہے اور اس کے سوا مجھے کوئی اور عارضہ نہیں ہے۔ جب وہ بات کرکے خاموش ہوا تو اللہ تعالےٰ نے یہ آیت جو اوپر لکھی گئی ہے' اپنے پیارے محبوب پر نازل کرکے اس کی طفیل تمام امت کو بشارت دی کہ جو بھی کوئی' دین میں' قرآن کی تعلیم میں' نبی اکرم کی سنت اور شریعت میں' اللہ اور اس کے رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرے گا۔ اور موافقت کی راہ پر چلے گا' وہ قیامت کے دن نبیوں کے ساتھ ہوگا۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔ اور صدیقوں کے ساتھ ہوگا یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے ساتھ ہوگا۔ اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا یعنی حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے ساتھ ہوگا اور شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ بعض مفسرین نے اس آیۃ میں شہداء سے اولیاء اللہ مراد لئے ہیں۔ اس سے یہ بات

واضح ہوئی کہ دین میں اصل بات جس سے بندہ اللہ کے نزدیک قرب کا اونچے سے اونچا مقام حاصل کرتا ہے وہ اطاعت اور فرماں برداری ہے۔ ہر مسلمان پر اللہ کی اور اس کے پیارے محبوب کی اطاعت واجب ہے۔ اطاعت کے بغیر کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ جس صحابی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی جس کا ہمیں نے اوپر ذکر کیا ہے اس نے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا کہ یارسول اللہ مجھ کو آپ سے بڑی محبت ہے کہ آپ کو دیکھے بغیر قرار نہیں آتا۔ اللہ نے اس کے جواب میں اطاعت اور فرماں برداری کا ذکر کیا کہ جو فرماں بردار ہوں گے وہی اپنے محبوب کو پا سکیں گے۔ اس سے یہ بات واضح ہوگئی کہ محبت کے ساتھ اطاعت اور اطاعت کے ساتھ محبت کا ہونا نہایت ضروری ہے

افسوس ہے کہ آج ان دو چیزوں کے مابین لوگوں نے تفریق کر دی ہے۔ ایک گروہ بڑی شدومد کے ساتھ عشق رسول کا دعویدار ہے اور زبان اور مال سے وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور عشق کا ثبوت دیتا ہے مگر عملاً وہ کچھ بھی نہیں کرتا۔ مثلاً نماز ادا نہیں کرتا رمضان کا مہینہ آجائے تو روزہ نہیں رکھتا۔ اگر اللہ نے مال دیا ہے تو زکوٰۃ نہیں دیتا۔ حج کی طاقت ہے مگر حج کیا نہیں یہاں تک کہ وہ مر گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنت کا تارک ہے۔ ہر روز صبح سویرے داڑھی منڈھواتا ہے، یا خود مونڈ لیتا ہے۔ کھڑے ہو کر کھانا کھاتا ہے یا کرسی پر بیٹھ کر چمچوں اور چھری کانٹے سے کھانا کھاتا ہے۔ لباس میں شکل و صورت میں غیر مسلموں کی مشابہت بناتا ہے۔ یا اگر مرد ہے تو عورتوں کی طرح لمبے لمبے بال رکھتا ہے اور رنگدار عورتوں کی طرح لباس پہنتا ہے۔ اور اگر عورت ہے تو وہ مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک ہے۔ جو مرد عورتوں کی مشابہت بنائے یا جو عورت مرد کی مشابہت کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ یہ حال تو ہم سنیوں بریلویوں کا ہے کہ محبت رسول کے دعویٰ کیساتھ اتباع رسول سے کورے اور بے عمل ہیں۔ ہم میں عامل بھی اور متبع شریعت و سنت بھی ہیں یعنی وہ محبت اور سنت کے جامع بھی ہیں ایسے ہی لوگوں کو اولیاء اللہ کہا جاتا ہے۔ ان میں سے مولوی محمد یوسف صاحب بھی ہیں جو دوحہ قطر میں رہتے ہیں۔ وہ بڑی سختی سے سنت رسول کے عامل ہیں۔ اور ایک دوسرا گروہ ہے جو اتباع رسول کا علم بردار ہے، شکل و صورت اور کردار میں وہ شریعت کا نمونہ نظر آتا ہے اور خود کو عامل بالحدیث یا اہل حدیث کہتا ہے۔ مگر ان کے دل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت سے خالی ہیں یہاں تک جو حضور علیہ الصلوٰۃ کا یوم ولادت مناتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعت خوانی کرتے ہیں نعت خوانی کرتے ہیں، ان کو مشرک یا بدعتی کہتے ہیں۔

اصل بات وہی ہے جو میں نے پہلے کہی ہے ۔ کہ محبت بھی واجب اور اطاعت بھی ۔ اور جب تک یہ دونوں چیزیں کسی ایک میں جمع نہیں ہوتیں وہ قرب کے مقام کو نہیں پاسکتا ۔

قرآن پاک پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ رب تعالے نے قرآن پاک میں کئی جگہ اپنے پیارے محبوب کی اطاعت اور اتباع کا حکم فرمایا ہے ۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث پاک ہے :

لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ ۔

تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہوگا ۔ یہاں تک کہ اسکی خواہش اس دین کے تابع نہ ہو جائے جسکو میں لیکر آیا ہوں ۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی حیات طیبہ میں غور کرنے سے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ وہ محبت اور اطاعت کے جامع تھے ۔ اور اسکا کامل بلکہ اکمل نمونہ تھے ۔ اسی واسطے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اہتدیتم

میرے اصحاب روشن ستاروں کی مانند ہیں ۔ ان میں سے تم جسکی اقتدا کروگے ، تم راہ پالوگے ۔ ہم کو صحابہ کرام کی زندگی میں محبت کی مثالیں بھی ملتی ہیں اور اطاعت و فرماں برداری کی بھی ۔ چنانچہ حدیثوں میں آیا ہے کہ جب حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوکنے کا ارادہ فرماتے تو صحابہ کے ہاتھ آپ کا تھوک لینے کو آپ کے سامنے ہوتے تھے ۔

یعنی آپ کے تھوک مبارک کو اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے منہ اور جسم پر بے دریغ مل لیتے تھے ۔ اور جب آپ وضو فرماتے تو آپ کے وضو کا پانی جو آپ کے اعضاء مبارکہ کو چھو کر نیچے گرتا اسکو بھی اپنے ہاتھوں میں لیتے اور اپنے جسم پر مل لیتے ۔ آپکی حجامت کے بال حاصل کرنے کیلئے وہ ایک دوسرے پر سبقت کرتے تھے ۔ یہاں تک کہ ان کے مابین لڑائی پیدا ہونے کا خطرہ محسوس ہونے لگتا ۔ اس پر حضور علیہ الصلوٰۃ نے ان کو فرمایا کہ تم بیٹھ جاؤ ۔ آپ اپنے سر مبارک کے بالوں کو خود اپنے ہاتھ سے اپنے عشاق کے مابین بانٹ دیتے تھے ۔ آپ کے عشاق نے جذبہ عشق و محبت سے سرشار ہو کر آپ کا پیشاب اور آپ کا خون تک پیا ہے ۔ اور آپ نے ان کو زجر و توبیخ نہیں فرمائی اسی لئے مواہب لدنیہ اور مدارج النبوۃ ازشفا وغیرہ کتب سیرت میں لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا خون اور آپ کا پیشاب پاک ہے ۔ ایک دفعہ آپ نے صحابہ سے پوچھا کہ تم میرے وضو کا پانی لیکر اپنے مونہوں پر کیوں ملتے ہو ۔ صحابہ نے عرض کی حضور ہم اس سے برکت حاصل کرتے ہیں اور اپنی محبت کی پیاس بجھاتے ہیں ۔ آپ نے تحسین فرمائی ۔ اور فرمایا کہ تم سچ بھی بولا کرو اور امانت کو بھی ادا کیا کرو اور پڑوسی کو اذیت دینے سے بھی پرہیز کیا کرو ۔ اس سے تم اللہ کے محبوب اور دوست ہو گے ۔ مطلب یہ ہے کہ صرف اسی ایک چیز پر اکتفا

کرنا لائق نہیں۔ اس کے ساتھ عملی طور پر اس شریعت پر بھی عمل کرو جو میں نے تمکو سکھائی ہے۔ ایک صحابی کے متعلق سیرت کی کتابوں میں آیا ہے کہ وہ جب بھی گاؤں سے شہر میں آتا تو آپ کیلئے کوئی تحفہ لاتا۔ اور آپ بھی اسکو تحفہ میں کچھ عطا فرماتے اور فرماتے میرا دیہاتی دوست ہے اور میں اس کا شہری دوست ہوں۔

ایک دن کا ذکر ہے کہ وہ بازار میں بیٹھا ہوا کوئی چیز فروخت کر رہا تھا۔ کہ اس کے پیچھے سے حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام اسکے قریب گئے اور اسکی آنکھوں پر آپ نے ہاتھ رکھ دیئے۔ مطلب یہ تھا کہ پوچھو میں کون ہوں۔ یہ بھی دوستوں کی ایک ادا ہے۔ اس نے آپ کو پہچان کر اپنے جسم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اقدس سے ملنا شروع کیا۔ آپ نے پوچھا میرے دوست یہ کیا کر رہا ہے۔ دوست نے عرض کی، حضور ذرا ٹھہر جائیں میں اپنے جسم پر دوزخ کی آگ حرام کر رہا ہوں۔ اس لئے کہ آپ کے جسم سے جو جسم مس ہو جائے گا وہ دوزخ میں نہیں جائے گا۔ آپ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کون ہے جو محمد کے غلام کو خریدے۔ دوست نے عرض کی حضور جاٹ آدمی ہوں خوبصورت نہیں، آپ کو میری قیمت زیادہ نہیں ملے گی۔

آپ نے فرمایا خدا کی قسم تیری قیمت دنیا والوں سے کوئی بھی ادا نہیں کر سکتا۔ قیامت کے دن اللہ ہی تمہاری قیمت ادا کرے گا کہ تمہارا صدقہ میری امت کے ہزاروں گنہگاروں کو بخشا جائے گا۔ ذرا سوچئے! آج ان جیسی محبت کی مثال کون دے سکتا ہے۔ ایسی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں مگر مضمون لمبا ہوجائے گا۔ ان حضرات میں اطاعت اور اتباع رسول کا جذبہ بھی ملاحظہ ہو۔ ان میں کوئی بے نماز نہیں تھا۔ ان کے مرد اور عورتیں، بوڑھے اور جوان، مسافر اور مقیم، امیر و غریب حاکم و محکوم سب نمازیں پڑھتے تھے اور باجماعت پڑھتے تھے اور رمضان کے مہینہ کا روزہ رکھتے اور مالوں کی زکوٰۃ دیتے تھے۔ اللہ کے فرائض ادا کرتے اور اوامر کو بجالاتے اور نواہی سے اجتناب کرتے تھے بدیوں اور گناہوں سے ان کو اتنی نفرت تھی جس طرح کسی کو غلیظ اور گندی چیز سے نفرت ہوتی ہے جب ان سے بتقاضائے بشریت بھول چوک سے کوئی گناہ ہوجاتا تو وہ اس پر پشیمان ہوتے اور آہ وزاری کرتے اور سچے دل سے توبہ کرتے۔ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے بھی عامل تھے۔ یعنی جہاں تک ان کا مقدور ہوتا وہ اپنے اور بیگانوں کو نیکی کی تعلیم دیتے اور برائی سے روکتے۔

صحابہ کرام کی زندگی ایسی پاکیزہ زندگی ہے کہ اس میں انگشت نمائی نہیں کی جاسکتی یعنی ان میں عیب اور برائی نکالی نہیں جاسکتی۔ حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، میرے اصحاب کو برائی سے مت یاد کرو، وہ سب عدل اور

بیچی کا پاکیزہ اور درخشاں نمونہ ہیں۔ آپ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ حق پر کون ہیں، یا پوچھا گیا نجات پانے والا فرقہ کونسا ہے۔ آپ نے فرمایا ما انا علیہ واصحابی۔ نجات پانے والا فرقہ وہ ہے جو میرے اور میرے اصحاب کے طریق پہ چلتا ہے

آیئے! میں آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عملی اتباع کے چند نمونے دکھاؤں۔ ایک جوان جسکی شادی ہوئی تھی وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ دیکھ کر بہت برہم ہوئے۔ فرمایا اللہ نے میری امت پر چاندی، سونے کا زیور پہننا حرام کیا ہے اور میری امت کی عورتوں کے لئے چاندی سونے کا زیور حلال ہے۔ پھر آپ نے اس جوان کے ہاتھ سے انگوٹھی اتار پھینکی۔ مجلس برخاست ہونے کے بعد اس جوان کو کسی نے کہا، اپنی انگوٹھی اٹھا لو، اپنی بیوی کو دے دینا۔ اس نے کہا جس انگوٹھی کو پیارے نبی نے برہم ہو کر پھینکا ہے۔ میں اسے نہیں اٹھاؤں گا۔ آپ جمعہ کے دن خطبہ دے رہے تھے۔ ایک آدمی درمیان میں کھڑا تھا۔ آپ نے اس کو فرمایا بیٹھ جا۔ ایک شخص بازار میں تھا وہ وہیں بیٹھ گیا۔ کسی نے کہا حضور نے تمہیں نہیں فرمایا۔ اس نے کہا، بیشک مجھے نہیں فرمایا مگر آپ کے حکم پر عمل کرنا تو سب پر واجب ہے کیونکہ آپ کا حکم عام ہے۔

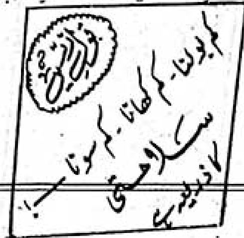
اب میں عمل کی بابت حضور نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک حدیث بیان کرتا ہوں سہیل بن سعد رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا حضور آپ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں کہ جب میں وہ کروں تو مجھ سے اللہ اور لوگ محبت کریں۔ آپ نے فرمایا دنیا کا شوق نہ رکھ۔ اس سے اللہ تجھ کو اپنا دوست بنائے گا۔ اور جو مال لوگوں کے پاس ہے اس کا طمع نہ کر۔ اس سے لوگ تجھ کو اپنا دوست بنالیں گے۔

آج اس کے برعکس ہم لوگوں کو دنیا اور اس کی دولت اور سازو سامان کا بے حد شوق ہے۔ اور اپنے شوق کو پورا کرنے کیلئے، حلال اور حرام کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ چاہتے ہیں کہ یہ ساری چیزیں ہمارے پاس جمع ہوجائیں۔ چونکہ یہ سب چیزیں روپے پیسے کے بغیر میسر نہیں ہوسکتیں؛ اس لئے ہم روپیہ پیسہ جس طرح سے بھی کمایا جائے کماتے ہیں۔ اگرچہ حرام طریقہ سے ہی کیوں نہ ہو۔ آج حکام رشوت خور ہیں، تاجر ناپ تول میں کمی کرتے ہیں۔ اور جو سودا بیچتے ہیں، اسکے عیب کو چھپا کر بیچتے ہیں اور امانتوں میں خیانت، لوٹ مار، سمگلنگ، دھوکہ فریب وغیرہ برائیوں نے اسی وجہ سے جنم لیا ہے کہ ہم کو دنیا سے بہت محبت ہے۔ گویا ہم اس کے عاشق ہیں۔ دنیا داروں کے پاس دولت ہے۔ اسکو دیکھ کر ہمارے منہ میں بھی پانی بھر آتا ہے کہ جس طرح وہ گلچھرے اڑا رہے ہیں عیاشیاں کر رہے ہیں اسی طرح ہم بھی کریں۔

اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے دلوں میں مال داروں یا سرمایہ داروں کے خلاف ایک آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ اور چھوٹے درجہ کے لوگ ان کا مال لوٹنے کیلئے منصوبے بناتے ہیں۔ آج مزدور اور محنت کش اور غریب جو سرمایہ داروں کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور ان کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ وہ اس طمع اور حرص ہی کی پیداوار ہے۔ جس سے ہمارے رسول نے منع فرمایا تھا کہ اے مسلمان لوگوں کے پاس جو کچھ بھی ہے تو اسکو مت دیکھ۔ اور اسکا خیال نہ کر۔ پھر تو لوگوں کا محبوب ہوگا۔ سب ہی تیری عزت کرینگے اور تیرے کام آئیں گے۔ اور اگر تونے دنیا کے ساتھ حد سے بڑھ کر تعلق نہ رکھا تو تیرا رب بھی تجھ کو دوست بنائے گا۔

اب باتیں بہت ہوگئی ہیں۔ بہتر یہی ہے کہ اس مضمون کو یہیں ختم کر دیا جائے۔ اور دعا مانگی جائے کہ رب العالمین ہم کو اپنے پیارے محبوب کا صدقہ محبوب کی اتباع اور محبت کی دولت عطا کرے۔ ہم محب رسول بھی ہوں اور متبع رسول بھی۔

آخر دعوینا ان الحمد للہ رب العالمین



تصوف کی باتیں

خواجہ محمد پارسا رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا طالب کو چار چیزوں سے پرہیز کرنا بہت اہم ہے، اولاً جو رفیق سفر اور محرم راز نہیں اس سے پرہیز کرے اس لئے کہ وہ غافل ہے۔ اور غافل کی صحبت سخت خطرناک ہے۔ دوسری چیز، طالب کو چاہیے کہ مشتبہ اور مشکوک کھانا نہ کھائے۔ طالب کے لئے لازم ہے کہ جو چیز اس کے حلق سے نیچے اترے وہ حلال اور طیب ہو بعض بزرگوں نے ریاضت اور مجاہدہ کے ایام میں گھاس اور درختوں کے پتے کھائے ہیں مگر حرام اور مشتبہ چیز کے نزدیک نہیں گئے۔

تیسری چیز، طالب کو چاہیے کہ جب وہ منہ میں لقمہ ڈالے تو اللہ سے غافل نہ ہو۔ حضورؐ نے فرمایا ہے اللہ کا نام لیکر کھانا شروع کرنا چاہیے۔ جو کوئی اللہ کے نام کے بغیر کھاتا ہے اس کے ساتھ شیطان شریک ہو جاتا ہے اور اس کے باطن کا نور بجھ جاتا ہے۔ چوتھی چیز، طالب کو چاہیے کہ خوب سیر ہو کر شکم پُر کر کے نہ کھائے اس لئے کہ شکم پُری حیوانوں کی خصلت ہے۔ سالک کو چاہیے کہ وہ اتنے کھانے پر قناعت کرے جس سے اس کو عبادت کے لئے قوت اور طاقت میسر ہو۔ اور اس سے اس کے باطن میں نور پیدا ہو۔ جو کوئی کم کھانے کی عادت بناتا ہے وہ فرشتوں کے قریب ہوتا ہے۔ اور اس کے باطن میں ملکی صفات جلوہ گر ہوتی ہیں۔ اس کے برعکس جو پیٹ بھر کر کھاتا ہے وہ حیوان ہے۔

نیاز احمد گوھر

فضائل درود شریف

درود شریف کے بے شمار فوائد بزرگانِ دین نے بتلائے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ درود شریف ہی میں تمام دین و دنیا کی برکتیں پوشیدہ ہیں۔ کمال ولایت کے لئے درود شریف پہلا اور آخری زینہ ہے۔ تمام دعاؤں اور جملہ عبادات کا عطر ہے۔

— ایک حدیث میں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر بہت درود بھیجو۔ تمہارا درود پڑھنا میرے پیش کیا جاتا ہے۔

(ابوداؤد۔ دارمی۔ ابن ماجہ)

— آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ بڑا بخیل ہے کہ جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

— آپ نے فرمایا: مجھ پر بہت درود بھیجو۔ تمہارا درود بھیجنا زکوٰۃ ہے تمہارے لئے۔

— ایک حدیث میں ہے جو درود بھیجے مجھ پر ایک بار اللہ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو کوئی یاد کرے مجھ کو اور نام لے میرا پاس چاہیئے کہ درود بھیجے مجھ پر

اللہ کے کتنے ہی فرشتے ہیں زمین پر پھرنے والے جو کہ پہنچاتے ہیں مجھ کو میری امت کی طرف سے سلام۔

— ایک حدیث میں ہے، میں ملا جبرئیل سے تو انہوں نے مجھ کو خوشخبری دی اور کہا تیرا پروردگار فرماتا ہے کہ جو کوئی درود بھیجے تجھ پر رحمت بھیجتا ہوں میں اس پر اور جو کوئی سلام بھیجے تجھ پر تو اپنی سلامتی بھیجتا ہوں میں اس پر۔ پس میں نے سجدہ شکر ادا کیا اللہ کے لئے۔

— ایک حدیث میں یہ بھی آیا ہے جو کوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر بار رحمتیں اور درود بھیجتے ہیں۔

رجسٹرڈ ایل ۸۱۷۴

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور پُر نور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج ایک مسلّمہ حقیقت اور آپ کے کمالات اور مدارج علیا سے ایک بلند ترین درجہ ہے۔ واعظین نے اس میں غلط روایات کے ساتھ اس میں افراط و تفریط بہت کی ہے۔ اعتدال اور صحت روایات کی راہ کو ترک کیا ہے۔ اس کتاب میں صحیح روایات کے ساتھ، معراج پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر مسلمان کو اصل حقیقت جاننے کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔

قیمت بہت تھوڑی، صرف پانچ روپے۔ دو روپے ڈاک خرچ اس پر زائد ہوگا۔

ملنے کا پتہ
دفتر ماہنامہ انوار الصوفیہ قصور

یارانِ طریقت یا پیر بھائی

اتفاق، اتحاد اور الحب فی اللہ والبغض فی اللہ اور یارانِ طریقت کے باہمی ارتباط پر اور پیر کامل کی صفات پر اعلیٰ حضرت امیر ملت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلمی جواہر ریزوں کا پاکیزہ اور خوبصورت مرقع ہے۔

جملہ یارانِ طریقت کے پاس اس کا ایک ایک نسخہ ہونا ضروری ہے

قیمت ———— پانچ روپیہ

دفتر انوار الصوفیہ قصور میں ایک پوسٹ کارڈ لکھ کر طلب کریں

تاجران کتب کو ۲۰ فی صد کمیشن دیا جائیگا